وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ / عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

غلام احمد قادیانی

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL

QADIAN

اخبار ہفتہ میں تین بار

الفضل

قادیان

فی پرچہ تین پیسے

المدیر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

معاون مدیر حافظ جمال احمد

قیمت سالانہ پیشگی ... شش ماہی ... سہ ماہی ... بیرون ہند ...

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۹۵	مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۲۵ء	یوم شنبہ	مطابق ۴ شعبان ۱۳۴۳ھ	جلد ۱۲

نظم

بہ یادِ شہیدانِ وفا

مَیں گو اسوقت تک غیر احمدی ہوں۔ مگر آپ سے اور احمدیوں سے محبت رکھتا ہوں۔ اور آپ کی للّہیت اور پابندی اسلام اور جان بازی کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اور سچ کو سچ سمجھتا ہوں حادثہ شہیدان کابل علیہم الرحمۃ سے سخت صدمہ ہوا۔

نعمت اللہ فی الحقیقت بود خاقان وفا
خون خود را بیگناں در حب مہدی ریختند
اے امان اللہ خان والی کابل مرحبا
قتل مومن در شریعت کفر ہست و کفر ہست
مخلصان احمدی را آہ کردی سنگسار
مرحبا گفتند از فرط محبت در جہاں
چشم بکشا شاہ کابل از ستمہا باز آ
چشم باطن واکن ز چشم حقیقت بیں نگر
اے گروہ احمدی نازیم بر ہستی خود
زندہ باشی زندہ باشی زندہ اے مفضل عمر

بعد ازاں دو احمدی گشتند سلطان وفا
اینچنیں باشند اے کابل جوانان وفا
خوب گل کردی ز دنیا شمع ایوان وفا
در کنار حکم شرع۔ اینست کفران وفا
اشک بارانند برایں چشم طفلان وفا
حور و غلمان و ملک بر سنگساران وفا
تا مشوی از زمرۂ مردان میدان وفا
فرض عین است اتباع جان بازان وفا
شکر للہ ما ہمہ ہستیم ترکان وفا
از دم تو زندہ گشتند روح وفا جان وفا

احمدیان کابل کی سنگساری کا معاملہ

لیگ آف نیشنز کی عدالت میں

جنیوا سے رپورٹر نے ۲۰ فروری کو یہ تار اخبارات میں شائع کرایا ہے کہ:۔

"جماعت احمدیہ کے امام (حضرت) میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (خلیفۃ المسیح) نے لیگ اقوام سے پُرزور اپیل کی ہے کہ حال ہی میں پندرہ پولیس کانسٹبلوں اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کے روبرو دو احمدی مسلمانوں کو (محض مذہبی اختلاف کی وجہ سے) حکومت کابل نے سنگسار کر دیا ہے۔ اس کے لئے دربار افغانستان سے باز پرس کرنے کے لئے مداخلت کی جائے۔"

کم از کم ایسی وحشیانہ حکومت اس قابل نہیں کہ مہذب سلطنتوں کے

خدا تعالیٰ کے تازہ نشانات

آجکل کابل میں ہمارے عزیز بھائی نعمت اللہ خان شہید کے بعد دو اور بھائی شہید کئے گئے ہیں۔ جس طرح ان دو بھائیوں کی شہادت کی پہلے براہین کے زمانہ میں خداوند تعالیٰ نے شاتان تذبحان کے ساتھ خبر دی تھی۔ اسی طرح ان تینوں شہیدوں کی شہادت کی خبر (جو کہ امیر امان اللہ کے حکم سے شہید کئے گئے ہیں۔ یکم جنوری ۱۹۰۶ء کی الہام میں دی گئی تھی کہ "تین بکرے ذبح کئے جائیں گے"۔

اب میں چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی ان وحیوں کو جو کہ ان دونوں مذکورہ بالا الہاموں کے ماقبل اور مابعد ہیں۔ یکجا ملا کر بلا کسی تفسیر اور تشریح کے شائع کر دوں۔ تاکہ اس ہمارے مولیٰ جلت عظمتہ کے علم اور قدرت اور اسکے اس تعلق کو ایک ہی جگہ آنکھوں کے سامنے آجائے۔ جو کہ اس شہنشاہوں کے شہنشاہ کو ہمارے آقا و نامدار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھا۔ حق کا دعویٰ تھا کہ ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

(دورِ اوّل)

واذ یمکر بک الذین کفروا اوقد لی یا ھامان لعلی اطلع الی الٰہ موسیٰ وانی لاظنہ من الکاذبین۔

تبت یدا ابی لھب وتب ما کان لہ ان یدخل فیھا الا خائفا و ما اصابک فمن اللہ۔

الفتنۃ ھھنا فاصبر کما صبر اولو العزم الا انھا فتنۃ من اللہ لیحب حبا جما من اللہ العزیز الاکرم عطاءً غیر مجذوذ۔ شاتان تذبحان وکل من علیھا فان ولا تھنوا ولا تحزنوا۔ الیس اللہ بکاف عبدہ۔ الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ وجئنا بک علیٰ ھٰؤلاء شھیدا۔

اوفی اللہ اجرک ویرضی عنک ربک ویتم اسمک وعسیٰ ان تحبوا شیئا وھو شر لکم وعسیٰ ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون۔

دورِ ثانی

۲۶ر دسمبر ۱۹۰۵ء - میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا۔ اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اس کے ذریعہ حق ترقی کریگا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے۔

یکم جنوری ۱۹۰۶ء - تین بکرے ذبح کئے جائینگے۔

۳ " " " - انی مع الافواج اتیک بغتۃ حرام علیٰ قریۃ اھلکناھا انھم لا یرجعون۔ و وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک۔

۱۰ر جنوری ۱۹۰۶ء - اللہ غالب علیٰ کل شیءٍ۔ ینجیک من کربک۔

۱۳ر جنوری ۱۹۰۶ء - قل اللہ ثم ذرھم۔ کلشیء۔ ان اللہ مع الذین یتقون۔

دہلی گئے ہیں۔ اور خیریت سے واپس آئے ہیں۔

الحمد للہ الذی اوصلنی صحیحاً

قطع دابر القوم۔ قطع دابر القوم الذین لا یؤمنون

۱۳ر جنوری ۱۹۰۶ء - کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی

سلام قولا من رب رحیم

ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں۔

سلام قولا من رب رحیم

۱۵ر جنوری ۱۹۰۶ء - تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد۔

(سید) محمد سرور شاہ

انسدادِ ارتداد کے لئے تازہ امداد

مندرجہ ذیل اصحاب نے انسداد ارتداد کے لئے روپیہ بھیجدیا ہے۔ جو بقایا ان کے ذمہ ہے۔ مہربانی کر کے جلدی ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ ایک نائمقام مبلغ کا خرچ تین ماہ کے واسطے ۶۵ روپیہ ہے۔

تاریخ	نام	رقم
۲۹ $\frac{12}{24}$	چودہری مولا بخش صاحب سکنہ لدھیکے اوچے ضلع لاہور	۴۰ روپے
"	ماسٹر فضل احمد صاحب موزنگ لاہور	۴۰ روپے
"	چودہری فیروز خان صاحب راہوں جالندھر	۴۰ "
۳۰ $\frac{12}{24}$	ڈاکٹر فتح الدین صاحب پشاور	۱۵ روپے
۱۳ $\frac{1}{25}$	مولوی غلام محمد صاحب اختر اوچ ریاست بہاولپور	۵۰ "
۱۳ $\frac{2}{25}$	مولوی اختر الدین صاحب سونگڑہ رکٹک اڑیسہ	۱ "
"	بابو عبد الرحیم صاحب مکینکل ڈرافسمین لاہور	۶۵ "
۱۴ $\frac{1}{25}$	جماعت احمدیہ روہڑی سندھ	۷۵ "
۱۷ $\frac{1}{25}$	محمد محسن صاحب بھدرک	۱۰ "
۲۸ $\frac{1}{25}$	عبد اللہ خان نواب خان صاحب	۶۰ "
۳ $\frac{2}{25}$	سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد حیدر آباد دکن	۴۵ "
۵ $\frac{2}{25}$	مولوی محمد ثناء اللہ صاحب اکھنور جموں	۴۵ "
۱۸ $\frac{2}{25}$	قاضی محمد اسلم صاحب کیمبل پور	۱۵ روپے
۲۱ $\frac{2}{25}$	جماعت احمدیہ راولپنڈی	۲۱ "
۲۳ $\frac{2}{25}$	الہ آباد سے	۵ "
"	محمد علی صاحب سوداگر ایبٹ آباد	۱۰ "

(۲)

مندرجہ ذیل اصحاب نے انسداد ارتداد کیلئے امداد کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ عزیز وجود بذات خود تبلیغ حق کے لئے جاوینگے۔ یا اپنے قائمقام دینگے۔

(۱) مستری الٰہی بخش صاحب۔ بجٹ گنج۔ مردان۔ ۳ ماہ کیلئے خود جائینگے۔
(۲) بابو قمر الدین صاحب کلرک ٹھیکہ نہر۔ مردان۔ " "
(۳) شیخ محمد ابراہیم صاحب مرچنٹ چھاؤنی مردان۔ " " " خرچ
(۴) شیخ نیاز الدین صاحب " " تین ماہ کیلئے ایک مبلغ کا خرچ
(۵) جماعت احمدیہ جہلم۔ " " " "
(۶) جماعت احمدیہ میلسی ضلع ملتان۔ تین ماہ کیلئے ایک مبلغ
(۷) جماعت احمدیہ سرگودہا ۴۰ روپے کا وعدہ
(۸) میاں غلام حسین صاحب سب اوورسیر ملٹری ورکس مردان۔ ۳ ماہ کیلئے مبلغ کا خرچ
(۹) ڈاکٹر نواب علی صاحب سب اسسٹنٹ سرجن مردان ایکماہ " " "
(۱۰) بابو محمد حسین صاحب سب اوورسیر ملٹری ورکس مردان۔ ۲ ماہ " " "
(۱۱) مرزا امیر اکبر صاحب۔ اپیل نویس مردان۔ ایکماہ " " "
(۱۲) محمد یوسف صاحب " " " " " " "
(۱۳) مرزا غلام قادر صاحب عرائض نویس مردان " " " "

خاکسار فتح محمد سیال۔ ناظر دفتر انسداد ارتداد قادیان۔

اعلانات نکاح

آج مورخہ ۲۳ $\frac{2}{25}$ کو ملک قادر خان صاحب پنشنر جمعدار ساکن گھوگھیاٹ ضلع شاہ پور کا نکاح سات سو روپیہ مہر پر فاطمہ بیگم بنت مولوی عبد الخالق صاحب احمدی مرحوم ساکن گھوگھیاٹ کے ساتھ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔

(۲) منشی عنایت اللہ ولد منشی نظام الدین صاحب سکنہ دچھوکے (سیالکوٹ) کا نکاح غلام فاطمہ بنت مستری محمد عبد اللہ برادر مستری محمد عبد الرحمٰن صاحب ٹھیکیدار بھٹہ سے ایک ہزار روپیہ مہر پر مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۳۰ر دسمبر ۱۹۲۴ء پڑھا۔ خدا مبارک کرے۔

ضرورت ہے

(۱) ضلع ملتان کی ایک نہر پر ایک پٹواری نویس کی ضرورت ہے۔ ضلع ملتان کے باشندہ کو ترجیح دیجاویگی۔ معمولی اردو لکھنا پڑھنا جاننے والا ہو۔ تنخواہ پندرہ روپے ماہوار ہوگی۔ (۲) ضلع ملتان کے ایک معزز احمدی جاگیر دار کو چار ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو کاشتکاری وغیرہ کا کام کر سکیں۔ مکان وغیرہ رہائش کیلئے مفت تنخواہ پندرہ روپیہ ماہوار ہوگی۔ درخواست کرنیوالے کو چاہئے۔ مقامی سکرٹری کے تصدیق چال چلن ہمراہ درخواست جلد بھجوادیں۔

ضروری

احمدی شہداء کابل کی نسبت کسی انگریزی یا اردو یا ہندی [illegible] (ناظر امور عامہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۸ فروری ۱۹۲۵ء

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

عصر حاضر کا بے نظیر انسان

ہمہ صفت موصوف انسان

تاریخ عالم سے پتہ لگتا ہے کہ آدم کے فرزندوں میں سے جو ممتاز سمجھے گئے ہیں۔ ان کو صرف ایک یا چند ایک خوبیوں اور نعمتوں سے خاص حصہ ملا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے نام صفحہ دہر پر خاص طور پر مشہور ہیں۔ مثلاً کوئی حسب نسب کی وجہ سے فائق سمجھا گیا۔ اور کوئی مال و دولت کی وجہ سے مشہور ہوا۔ کسی کو حکومت ملی۔ اور کوئی علوم کا حامل ہوا۔ کسی کو خلافت عطا ہوئی۔ کوئی حکمت و دانائی کی وجہ سے لقمان بنا۔ اور کوئی معاملہ فہمی کی وجہ مدبر کہلایا۔ کوئی ظاہری حسن کی وجہ سے یوسف کہلایا اور کوئی باطنی خوبیوں کی وجہ سے مراتب پا گیا۔ الغرض جس قدر بھی کمالات ظاہری و باطنی ہیں۔ وہ ہزاروں اور لاکھوں انسانوں میں[1] انفرادی صورت میں منقسم پائے جاتے ہیں۔ لیکن حیرت انگیز امر یہ ہے کہ آج دنیا میں آدم کا ایک ایسا فرزند موجود ہے۔ جس کی ۳۵ سالہ زندگی میں وہ تمام کمالات مجموعی طور پر پائے جاتے ہیں جو مختلف اوقات میں مختلف افراد میں فرداً فرداً پائے گئے۔ وہ بے مثل انسان امام جماعت احمدیہ ہے۔ ذیل میں چند نوادر وخصوصیات آپ کی زندگی سے پیش کئے جاتے ہیں۔

حسب نسب اور شکل و صورت

حسب نسب کے لحاظ سے آپ ایک معزز اور رئیس خاندان کے گوہر درخشندہ ہیں۔ والد آپ کے ایک عظیم الشان نبی تھے۔ والدہ آپ کی سید النسل اور دنیا کے قدیمی شاہی شہر دلی کی رہنے والی ہیں۔ پیدائش آپ کی پرانی پیشگوئیوں کے علاوہ خدا کی تازہ وحی اور بشارت کے ماتحت ہوئی۔ نام آپ کا بشیر الدین محمود احمد رکھا گیا۔ اور شکل و صورت میں آپ یوسف ثانی ہیں۔

[1] حضرات انبیاء کرام کی ذات ستودہ صفات اس سے عالی وارفع ہے۔ کہ اس مقابلہ میں شامل ہو۔

تعلیم و تربیت

تربیت و پرورش۔ آپ کی نہایت ناز و نعمت سے ہوئی۔ دنیا کی اکثر نعمتوں کو ہمیشہ گھر بیٹھے پایا۔ بچپن میں آپ کو پوری آزادی سے کھیل کود کا موقعہ ملا۔ اپنے وقت کی مروجہ کھیلوں میں خوب حصہ لیا تیرنا سیکھا۔ سواری سیکھی۔ اور شکار کیا۔ اور خوب کیا۔ استاد ملا۔ تو بے نظیر ملا یعنی سیدنا نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ علم میں وہ اعجازی کمال حاصل کیا۔ کہ کوئی ایک نہیں بلکہ تمام مروجہ علوم میں کمال حاصل کیا۔ مثلاً دین۔ طب۔ تاریخ جغرافیہ۔ فلسفہ قدیم و جدید۔ منطق۔ ادب۔ عروض۔ نجوم علم النفس۔ طبیعیات۔ کیمسٹری۔ تجارت۔ سیاست۔ اقتصاد زراعت۔ علم حیوانات و نباتات وغیرہ وغیرہ۔ ان سب میں اس حد تک واقفیت حاصل ہے۔ کہ ہر اپنے علم کا ماہر جب آپ کو ملتا ہے۔ تو زانوئے ادب خم کرتا ہے۔ علم دین میں نہ صرف آپ کو کسی خاص مذہب کے مسائل سے آگاہی ہے۔ بلکہ تمام مذاہب عالم جو کہ ابتدائے آفرینش سے لیکر اب تک پیدا ہوئے۔ ان سب کی تاریخ اور ان کے اصول و مسائل سے پوری واقفیت حاصل ہے۔ اسی طرح تاریخ جغرافیہ کا علم بھی کسی خاص قوم یا ملک تک محدود نہیں۔ بلکہ ان تمام قوموں اور ملکوں کے حالات پر عبور ہے جو دنیا کے کسی دور میں متمدن یا مہذب کہلائے۔ طب میں بھی محض کسی خاص شاخ کا علم نہیں۔ بلکہ یونانی۔ ایلوپیتھی ہومیوپیتھی وغیرہ وغیرہ سب کا علم ہے۔ علم زراعت میں بھی کمال حاصل ہے۔ اور آپ کی نگرانی میں فارم ہے جنمیں مختلف تجربات ہوتے ہیں۔ اور فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ وہی زمینیں جن سے سو روپیہ سالانہ بھی نہ آتا تھا۔ اب بیش بہا فوائد کا معدن ہیں۔ تجارت اور خصوصاً یورپ سے۔ تجارت کو ایسا سمجھا ہے کہ کامیابی کے ساتھ اسکو چلایا جا رہا ہے۔

تزویج و اولاد

تزویج کی نعمت سے بھی آپ کو وافر حصہ ملا۔ آپ نے تین شادیاں کیں۔ اور تینوں بیویاں اپنے حسب نسب اور ذات الدین والعلم کے لحاظ سے اپنے حلقہ میں ممتاز۔ اولاد کی کثرت بھی آپ کو عطا ہوئی۔ آپ کے تیرہ ۱۳ بچے پیدا ہوئے۔ اور اس وقت بفضل خدا آٹھ موجود ہیں۔

سیر و سیاحت اور مال و دولت

سیر و سیاحت بھی آپ نے خوب کی۔ ہندوستان کے تقریباً تمام چیدہ چیدہ آباد شہر دیکھے۔ شملہ۔ کشمیر ڈلہوزی کی بھی سیرگاہیں دیکھیں۔ حجاز اور مصر کا بھی سفر کیا اور ان ہر دو علاقوں کے بڑے شہر یعنی مکہ معظمہ اور قاہرہ دیکھے۔ مال و دولت کے لحاظ سے بھی اسقدر فضل فراواں ہے۔ کہ کسی حوائج ضروریہ کے لئے غیر کے محتاج نہیں ہوتے ایسے اعجازی رنگ میں ضروریات پوری ہو جاتی ہیں۔ کہ کسی بڑے صاحب زر و مال کی بھی اس طرح پوری نہیں ہوتی ہونگی۔ علاوہ ذاتی ضروریات کے لاکھوں روپیہ سالانہ آپ کی زیر نگرانی فی سبیل اللہ خرچ ہوتا ہے۔

زہد و تقویٰ اور تعلق باللہ

زہد و تقویٰ کا یہ عالم ہے کہ آپ اپنے ہمعصروں میں ہمیشہ بڑے متقی اور پاکباز سمجھے گئے۔ عبادت الٰہی کو ہمیشہ ہر بات پر مقدم رکھا۔ اور عبادت کی آخری منزل یعنی حج بیت اللہ بھی عین جوانی میں طے کر لی۔ تعلق باللہ کی یہ کیفیت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت سے دل چور ہے۔ اور اسکے بالمقابل تمام دنیا و مافیہا کی کوئی پرواہ نہیں۔ اس سے قبولیت دعا کا مقام حاصل ہے۔ اور اس سے بڑا راز و نیاز ہے۔ بہت سی غیب کی خبروں پر آپ کو اطلاع ملتی رہتی ہے۔

خلافت و حکومت

خلافت کا تاج و تخت بھی آپ کو عین پچیس سال کی عمر تک مل گیا۔ اور دنیا کے موعود یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ ثانی قرار پائے۔ اور اس طرح نبوت سے بھی حصہ پایا۔ کیونکہ خلیفہ اپنے اصل کا ہی کام کرتا ہے۔ حکومت میں اسقدر سطوت اور جبروت حاصل ہے۔ کہ بغیر تلوار بندوق اور بغیر کسی فوج اور سپاہ کے لاکھوں انسانوں کے دلوں پر ایسا گہرا قبضہ حاصل ہے۔ کہ ہزاروں میل بیٹھنے والوں کے دل بھی رعب سے کانپتے رہتے ہیں۔

اولوالعزم و مدبر

اولوالعزمی اور شجاعت کا ذکر تو آپ کے متعلق خدا کی وحی میں کیا گیا جس باپ کے آپ بیٹے ہیں۔ اس کے ہی دشمن کچھ کم نہ تھے کہ ان کے مقابلہ سے فرصت ہوتی۔ لیکن اس جوانمرد کا یہ خاص الہامی جوہر نمایاں ہونے کے لئے خود باپ کے دستوں میں سے ہی کچھ ایسے لوگ مخالفت پر کھڑے ہو گئے۔ جو کہ اکابر کہلاتے تھے۔ لیکن آپ کی اولوالعزمی اور شجاعت نے ایسا رنگ دکھایا۔ کہ ان مخالفوں کو سوائے بھاگ نکلنے کے اور کوئی راہ نہ ملی۔ اور ایسے مبہوت ہو کر بھاگے۔ کہ ساٹھ میل پر جا کر ایک گڑھے میں پناہ لی۔ خدا کی شان پہلے ہی میدان میں ان کو کچھ ایسا تنزل کا کوڑا پڑا۔ کہ پھر ہر موطن میں ان کے پاؤں اکھڑ گئے اور راہ فرار اختیار کی۔ بیرونی مخالفتوں کے مقابل بھی آپ ایک ایسی مضبوط چٹان ثابت ہوئے کہ دنیا کی ہر قسم کی مخالفتیں آپ کے وجود سے یوں ٹکرا کر واپس چلی گئیں۔

جس طرح سمندر کی لہریں پہاڑ سے ٹکرا کر واپس چلی جاتی ہیں۔

مُدبّر اور صائب الرائے ہونے کی حیثیت میں بھی آپ کو یکتائی حاصل ہے۔ گذشتہ بارہ سالوں کی کش مکشوں میں جہاں بڑے بڑے صاحب حل وعقد اور ماہران سیاست و ملک کے پاؤں اِدہر کے اُدہر لڑ ھکتے پھرے۔ اور وہ یُوں اِدہر سے اُدہر دھکیلے گئے۔ جس طرح ایک تنکا ہوا یا پانی کی لہر سے دھکیلا جاتا ہے۔ وہاں یہی ایک مُدبّر ایسا نظر آتا ہے جس کے قدم استواری اور استقامت کے ساتھ جمے رہے اور جس کی رائے صائب اور درست ثابت ہوئی۔ اور جس کی بتائی ہوئی راہ ہدایت صراط مستقیم ثابت ہوئی۔ مثال کے طور پر مسجد کانپور۔ ترکی خلافت۔ ہجرت۔ ترک موالات۔ سوراج موومنٹ۔ ہندو مسلم اتحاد۔ شدھی موومنٹ وغیرہ وغیرہ پیش کئے جاتے ہیں۔ آخر ان سب مذہبی ملکی اور سیاسی معاملات کے وہی عواقب و نتائج پیدا ہوئے۔ جو کہ اس ایک گاؤں کے رہنے والے نوجوان بیدار مغز نے بتلائے تھے۔ اور آخر وہی تدبیریں کارگر ثابت ہوئیں۔ اور آیندہ ہونگی۔ جو اس گاؤں کے رہنے والے نے قبل از وقت اعلان کیں۔

تحریر و تقریر اہل قلم کی حیثیت میں آپ حیرت انگیز طور پر تیز لکھنے والے ہیں۔ سینکڑوں صفحات کی کتابیں چند دنوں میں تصنیف کر دیتے ہیں کئی کتابوں کے مصنف ہیں اور وہ کتابیں بھی معمولی نہیں۔ بلکہ نہایت گہرے علمی مضامین پر مشتمل۔ پھر جو کچھ ان میں درج ہے۔ وہ سب نادر اور اچھوتا کسی کی تقلید نہیں۔ کتب قدیمہ کا خلاصہ نہیں۔ بلکہ ہر مسئلہ میں درجہ اجتہاد حاصل ہے۔ اور روح امامت کام کرتی معلوم ہوتی ہے۔ نثر اور نظم دونوں میں کمال حاصل ہے۔ ایک ماہوار رسالے اور ایک ہفتہ وار اخبار کے آپ ایڈیٹر بھی رہ چکے ہیں۔ لیکچرار کی سٹیج پر آپ اپنی مثال آپ ہی ہیں۔ نہایت تیز بولتے ہیں۔ زبان ایسی شستہ سلیس اور عام فہم ہوتی ہے۔ کہ بڑے بڑے دقیق مسائل اُمیوں اور دیہاتیوں کے ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔ لطف یہ کہ تقریر کا سلسلہ اسقدر ان تھک طور پر لمبا ہوتا ہے کہ چھ چھ سات سات گھنٹے متواتر بولتے چلے جاتے ہیں۔ اور پھر ایک ہی دن نہیں۔ بلکہ کئی کئی دن۔ ایک دفعہ اگست کے مہینہ میں روزہ کی حالت میں پورا ایک ماہ چھ چھ گھنٹے روزانہ بولا کرتے تھے۔ اور جو کچھ بولتے۔ وہ بیسیوں کتابوں کا نچوڑ ہوتا۔ ایک ایک آیت کے متعلق وہ ذخیرہ معلومات بہم پہنچایا۔ کہ عقل و فکر دنگ رہے۔ آواز اسقدر بلند کہ پندرہ ہزار کے مجمع میں ہر ایک کو آواز پہنچتی ہے۔

مُبلّغ تبلّغ کی حیثیت میں آپ کے وہ کارنامے ہیں۔ کہ دشمن بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اور خراج تحسین ادا کرتے ہیں۔ ہندوستان تو خیر اپنا ملک ہے۔ اس کے باہر بھی کوئی متمدن اور آباد علاقہ دُنیا کا ایسا نہیں۔ جہاں کہ اس نے اپنے آقا کا پیغام لٹریچر اور مشنریوں کے ذریعہ نہیں پہنچایا۔ آپ نے ہر طبقہ کے لوگوں کو تبلیغ کی۔ حتیٰ کہ شاہوں کو بھی نہ چھوڑا۔ مثال کے طور پر نظام حیدر آباد۔ امیر کابل شہزادہ ویلز اس کا خاندان اور اسکے ملک و قوم کا واقعہ کافی ہے۔

سفر انگلستان علاوہ آپکے ایک عظیم الشان تبلیغی کارنامے کے بیسیوں اور نوادر اور عجائبات اپنے اندر رکھتا ہے۔ آپ ایک بڑے قافلہ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ راستہ میں شام۔ مصر۔ اٹلی اور فرانس کو پیغام حق پہنچایا۔ وہاں انگلستان میں باوجود مصارف کثیرہ کے دو ماہ قیام کیا۔ کانفرنس مذاہب میں لیکچر دیا۔ بڑے بڑے اخباروں مثلاً ٹائمز۔ ڈیلی ٹیلیگراف۔ مارننگ پوسٹ۔ ڈیلی میل۔ ڈیلی نیوز وغیرہ اخبارات نے آپ کی آمد کے متعلق خوب نوٹس لیا۔ اور متواتر دو دو ماہ تک کچھ نہ کچھ لکھتے رہے۔ آپ کے اور آپ کے قافلہ کے کثرت سے فوٹو شائع ہوئے۔ ہندوستان اور آپ کے درمیان ہزاروں خطوط اور بیسیوں تاروں کا تبادلہ ہوا ایک ایک تار ہزار ہزار لفظ تک کی بھی دی گئی۔ پھر وہاں مسجد کا بنیادی پتھر رکھا۔ جو کہ یورپ میں پہلی ایسی مسجد ہوگی۔ جس کی تعمیر مسلمانوں کے ہاتھ سے ہوئی ہے۔ ان دینی کاموں کے علاوہ لنڈن کے بعض قابل دید مقامات بھی دیکھے۔ اور دنیا کی سب سے بڑی نمایش بھی دیکھی واپسی پر رستہ میں پیرس دیکھا۔ اور وہاں کی مسجد میں پہلی باجماعت نماز ادا کی۔ سوئٹزرلینڈ اور اٹلی کے منظر بھی گذرتے ہوئے دیکھے۔ اور وینس کی بھی سیر کی۔ بمبئی پہنچنے پر بیسیوں تار مبارکباد کے ملے۔ اور وہاں سے قادیان تک بیسیوں ایڈریس اخلاص و محبت کے پیش ہوئے۔ قادیان میں ایک شاندار استقبال کے ساتھ داخل ہوئے۔ اور ہفتہ بھر متواتر دعوتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ اور تیس کے قریب ایڈریس پیش ہوئے۔

سوانح نویس اور مورخین سے خطاب جی اے سوانح اور وقائع نویسو! اور اے تاریخ عالم کے رازدارو! بتلاؤ کہ کیا یہی وہ چند مشہور کمالات انسانی نہیں جن میں سے کسی کو ایک اور کسی کو دو ملنے کی وجہ سے ناز ہوتا رہا۔ اور تم لوگوں نے انکی تعریف و توصیف کے راگ الاپے۔ کیا ہی لطف کی بات ہے کہ ایں تمہارے ذوق کے لئے خدا نے آج ایک ایسا انسان پیدا کیا ہے۔ جس کے اکیلے وجود کے اندر سب کمالات مجتمع کر دئے گئے ہیں ÷ (مصباح الدین احمد قادیان)

اخبارات پر سرسری نظر

تین بکرے ذبح کئے جائینگے وحی حضرت مسیح موعودؑ یکم جنوری ۱۹۰۶ء (بدر جلد ۲ نمبر ا صد ۳)

الہام شاتان تذبحان اگر حضرت عبد الرحمان صاحب اور حضرت عبد اللطیف صاحب پر پورا ہوا۔ تو یہ اوپر کا الہام حضرت نعمت اللہ صاحب اور حضرت عبد اللہ صاحب و حضرت نور علی صاحب رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ذات سے پورا ہوا۔ کیا کسی انسان کی مقدرت میں ہے کہ بغیر اعلام و الہام آلہی کے آج سے اٹھارہ سال پیشتر کے واقعات کا نقشہ کھینچ دے۔ اور کیا اس رسول کی صداقت نبوت میں سوائے کافروں کے کوئی شک کر سکتا ہے۔ فلا یظہر علے غیبہٖ احداً الا من ارتضیٰ من رسول

بعض نااہلانِ دیوبند نے اعتراض کیا تھا کہ پہلے دو بکریاں تھیں۔ اور اب بکرے یہ کیا وجہ ہے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ الشاۃ ھی من الغنم للذکر و الانثیٰ۔ شاۃ مذکر و مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے (اقرب الموارد)

سگ پرست صوفی صوفیوں کو خدا پرستی سے کچھ نہ ملا تو سگ پرستی شروع کر دی۔ ایک صاحب اپنے وظیفہ عبادت کا اعلان فرماتے ہیں:-

"میری آنکھیں تیری عزت کے لئے جھکی جاتی ہیں۔ آ! شوق سے آ مجھ سے نہ گھبرا۔ آ! اور میرے پہلو میں بیٹھ۔ اپنے ملائم بازو میری گردن میں حمائل کر۔ میں تیری بلائیں لوں۔ تو اپنی نرم نرم زبان سے میری زبان چاٹ ...... آہ! میں کیا بتاؤں کہ تو مجھے کس درجہ پیارا ہے۔ تو مجھے کہاں تک عزیز ہے..... تو راز و نیاز کی مجسم تصویر ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ تو میرا آقا ہے اور میں تیرا غلام ہوں تو میرا اُستاد ہے اور میں تیرا شاگرد ہوں تو مراد ہے اور میں مرید ہوں تو راہ ہے اور میں راہگذر ہوں۔ میں تیرا ممنون ہوں کہ تو نے مجھے وہ رستہ بتایا جس کی بدولت

معراج جسمانی کے قائل تو صرف ہم ہی ہیں

سیاست کا معراج نمبر کیا نکلا۔ علماء سوء کے علم وفہم ایمان بالرسول کا جنازہ نکلا۔ ایسی ایسی رکیک اور مخرب ایمان بے سروپا باتیں دیوبندی علماء وغیرہ نے لکھ دی ہیں۔ کہ پڑھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اگر غیر قوموں میں سے کوئی پڑھے گا۔ تو کیا کہے گا۔ کہ ایسی مزخرفات لایعنی اسلام میں ہیں۔ حالانکہ سچے اسلام کا دامن ان لغویات سے بالکل پاک ہے۔ علماء نے اس بات پر بہت زور دیا ہے۔ کہ یہ معراج جسمانی تھا۔ اور دلیل اس کی یہ ہے۔ کہ عبدہ فرمایا۔ اور عبد کا اطلاق جسم وروح کے مجموعہ پر ہوتا ہے۔ غالباً یہ لوگ نبی کریم صلعم کو اب عبد نہیں مانتے۔ کیونکہ بوقت وفات جسم عنصری اور روح میں جدائی ہو چکی ہے۔ لیکن حالات یہ ہیں۔ کہ دراصل یہ لوگ ایک موہوم معراج کے قائل ہیں۔ اور ان کا ایمان محض تخیلات پہ ہے۔ اور معراج کو ایک تماشہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ آن کی آن میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جانا۔ اور جو سما میں اڑنا۔ تو آج کل عام طور سے دیکھا جاتا ہے۔ پس محض اتنی سی بات میں کیا مزیت ہوئی۔

ہمارا ایمان تو یہ ہے۔ کہ نبی کریم صلعم کو جو نظارہ دکھایا گیا۔ وہ جسم وروح سمیت عین بیداری ہی میں تھا۔ اور دراصل آپ کو اسلام کی آئندہ ترقیات کا نقشہ دکھلایا گیا۔ جو ان حالات میں قریباً ناممکن معلوم ہوتی تھیں۔ مسجد اقصےٰ بیت المقدس میں پہنچے اور وہاں آپ کی امامت میں کل انبیاء کے نماز گذارنے کا مطلب یہ تھا۔ کہ انبیاء بنی اسرائیل کا قبلہ عنقریب زیر نگین نبوت محمدیہ آنے والا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اسی طرح جو کچھ آپ کو دکھایا گیا۔ اس میں کسی نہ کسی آئندہ ہونے والے واقعے اور حاصل ہونے والی ترقی کی پیشگوئی تھی۔ سو مسجد اقصےٰ تک پہنچنے کا معراج مکانی تو ایک عالم نے پہلے دیکھا۔ پھر ایک معراج زمانی تھا۔ یعنی نور نبوت محمدیہ خانہ کعبہ سے ہلالی صورت میں پھیلتے پھیلتے اس آخری زمانے کی مسجد پر بدری شکل میں جلوہ گر ہونے والا تھا۔ اور ہم نے خدا کے فضل سے اس بدر نبوت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اس سراپا نور کی ضو ہمارے جسموں ہماری روحوں پر بکھر چھا گئی۔ ہمارے کاشانے منور ہوئے۔ پس ہم معراج جسمانی کے قائل نہ ہونگے۔ تو اور کون ہوگا۔

پادری عبدالحق صاحب کا چیلنج منظور

نور افشاں لاہور (جس نے باب اللّد پر الدجال کی ہلاکت کے بعد لاہور میں پناہ آلی ہے) میں پادری عبدالحق صاحب کی پوزیشن یہ ظاہر کی گئی ہے۔ کہ وہ ایک گروہ مسیحیت میں حبری مرتبہ رکھتے ہیں۔ جو آپ (احمدیوں) کے امیر۔ امام وخلیفہ کا ہے۔

اور بتایا گیا ہے۔ کہ احمدی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ جناب شمس مولوی فاضل کو دیہاتی قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ پنجاب یونیورسٹی کے سند یافتہ مولوی فاضل ہیں۔ اور اس بستی کے رہنے والے ہیں۔ جو ناصرہ سے بہت بڑی ہے۔ اس لئے ہم پادری صاحب کے متبعین کا چیلنج منظور کرتے ہیں۔ اور گو وہ کئی بار احمدی مبلغین سے ہزیمت کھا چکے ہیں۔ لیکن ہم ان کو پھر موقعہ دیتے ہیں۔ وہ مبحث مقرر کرکے بعد تصفیہ شرائط ہم سے مباحثہ کرلیں۔ مگر یہ مباحثہ تحریری ہوگا۔ تاکہ بعد میں آپ کو حسب معمول اپنی فتح ونصرت کی جھوٹی خبریں اڑانے کا موقعہ نہ رہے۔ یہ تحریری پرچے مجلس عام میں سنائے جائیں گے۔ ہاں یہ ضروری ہوگا۔ کہ پہلے پادری عبدالحق صاحب اپنی ظاہر کردہ پوزیشن کا ثبوت دینے کے لئے کم از کم چالیس پادریوں اور دو بشپوں کی طرف سے اعلان کرائیں۔ کہ ہم پادری عبدالحق صاحب کو اپنا امام وسردار سمجھتے ہیں۔ اس کا ساختہ پرداختہ ہمیں منظور ہے۔ اور اس کی فتح وشکست ہم اپنی فتح وشکست سمجھتے ہیں۔

سوراجیہ میں انصاف کی مثال

ہمعصر ریاست لکھتا ہے۔ "پنجاب کی ایک ریاست میں آج سے چند سال پہلے اس طریقہ پر انصاف ہوا کرتا تھا کہ چھ ماہ کے بعد اپیلوں کی مسلیں بستوں میں باندھ کر اکٹھی ایک لائن میں رکھ دی جاتی تھیں۔ والئے ریاست ان اپیلوں کے فیصلہ کرنے کے لئے تشریف لاتے۔ اور بند بستوں کو لکڑی سے چھوتے اور اپیل منظور۔ اپیل خارج کہتے چلے جاتے۔ سررشتہ دار صاحب ان بستوں کے بند کے بند اٹھا لیتے۔ جن پر چھڑی سے منظور کہا گیا تھا منظور لکھ دیتے۔ اور جن پر خارج کا اشارہ تھا۔ خارج کر دیتے اس طریقہ انصاف کو اس زمانہ کے لوگ "خدائی فرمان" کے نام سے منسوب کرتے۔ کیونکہ وہاں مثل دیکھنے کی نوبت تو آتی نہ تھی۔ صرف قسمت کی یاوری پر چھڑی لگتے وقت منہ سے منظور نکل گیا یا خارج۔

ہندوستانی ریاستوں میں اس وقت تک ہزارہا کی تعداد میں ایسے آدمی جیلخانوں میں مرچکے ہیں۔ جو صرف مشتبہ تھے۔ جن کو ڈیفنس کا موقع نہیں دیا گیا۔ اور جن کو صرف شک ہونے کی وجہ سے تاحیات تاریک کوٹھڑیوں میں ڈال دیا گیا۔ اور جن بے گناہ لوگوں کی صرف لاشیں ہی جیلخانہ سے باہر آئیں۔

زیادہ عرصہ کی بات نہیں چند سال کا ذکر ہے۔ ایک ریاست کے اندر ایک شخص کو قید کیا گیا۔ والئے ریاست ان سے بدلہ لینا چاہتے تھے۔ اس لئے اس ملزم کے لئے حکم تھا۔ کہ اسے کھانا صرف پاخانہ کی کوٹھڑی میں دیا جائے اور جب کوئی قیدی مرجاتا۔ تو دو روز تک اس مظلوم ملزم کو مردہ کے ساتھ جبراً سونے کے لئے مجبور کیا جاتا۔ سردی میں کھلے میدان میں رہائش اور موسم گرما میں ایسی جگہ رکھا جاتا۔ جہاں ہوا اور روشنی کا نام بھی نہ پہنچ سکے"

قابل اصلاح نقائص

ہمایوں میں لکھا ہے:۔

"دنیا میں ایسی عورتیں بھی ہیں جو تکلیف کی تلاش میں رہتی ہیں۔ وہ گھر کی تمام اشیاء مثلاً میزوں کرسیوں یا چینی اور شیشے کے برتنوں پر میلے نشان ہی دیکھ کر غصے میں آجاتی ہیں۔ یا اگر بدقسمتی سے کوئی کھانا خراب ہوجائے۔ تو تمام گھر کے آرام وسکون کو خاک میں ملا دیتی ہیں۔ وہ اپنے نوکروں کو ذرا ذرا سی بات پر جھڑکیاں دے دے کر ان بیچاروں کی زندگی تلخ کر دیتی ہیں۔

ایسے ہی سینکڑوں مائیں ذرا ذرا سی باتوں کی وجہ سے ناراض ہوکر گھر بھر کے آرام کو خراب کرتی رہتی ہیں۔ چھوٹی سی بات بھی انہیں اشتعال دلانے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ اور جب ایک دفعہ بولنا شروع کریں۔ تو لگاتار بولتی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ تمام گھر والے چلا اٹھتے ہیں۔

بعض عورتیں ایسی بھی دیکھی جاتی ہیں۔ جو بعض اوقات کسی چھوٹی سی چیز کے ڈھونڈنے میں گھنٹے ضائع کر دیتی ہیں۔ اگر پھر بھی نہ ملے۔ تو اپنی جان کھانا شروع کر دیتی ہیں۔ اس طرح اپنی طاقت اور اپنے قیمتی وقت کو ضائع کرنا بہت ہی قابل افسوس ہے۔ سینکڑوں عورتیں یہ بری عادت بنا لیتی ہیں۔ کہ وہ اپنے وقت کا بہت سا حصہ محض غیر ضروری باتوں میں گنوا دیتی ہیں"

وفد خلافت کی ناکام واپسی

خلافت کا وفد بڑی شان وشوکت سے گیا۔ کہ امیر علی مکہ اور ابن سعود میں فیصلہ کرے۔ اور آئندہ خلافت کے متعلق بھی مسلمانان عالم کی رہنمائی کرسکیں۔ وہاں جاکر ان کو اپنی حقیقت معلوم ہوئی۔ مولوی عبدالماجد صاحب بدیوانی نے ایک نظم لکھی ہے۔ جس کے چار شعروں میں اس ماجرا کی تفصیل ہے

ہر ایک ولولہ وسعی مرحلہ بیکار ❊ ہر ایک حوصلہ ناکامیوں کا کشتہ ناز

چمن قریب ہے نزدیک آشیاں لیکن ❊ نہیں ہے بلبل بیکس کو رخصت پرواز

نزول کرب وبلا اور جوار بیت اللہ ❊ عراق کی ہو زمین ہو کہ ارض پاک حجاز

کیا تھا کس کو یہ معلوم جن سبیل اللہ ❊ بنا ہے کون یہ اب حیلہ ساز فتنہ طراز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

فرمودہ حضرت مولوی شیر علی صاحب امیر مقامی جماعت احمدیہ قادیان

مورخہ ۱۹ ر فروری ۱۹۲۵ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے۔ یاتی علیک زمن کمثل زمن موسےٰ۔ یہ ایک پیشگوئی ہے۔ جو بیان کی گئی۔ اور یہ ایک خبر ہے۔ جو کئی سال ہوئے قبل از وقت حضرت مسیح موعودؑ کو بتائی گئی۔ اس میں حضرت صاحب کو یہ بتایا گیا تھا کہ تجھ پر ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ جو موسےٰ کے زمانہ کے مشابہ ہوگا۔ چنانچہ یہ الہام جو آج سے بہت عرصہ پہلے حضرت مسیح موعود کو ہوا۔ اور یہ پیشگوئی جو قبل از وقت آپ کو بتائی گئی۔ اس کے پورے ہونے کے نشان اور آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ بلکہ پوری ہو رہی ہے قرآن کریم میں موسےٰ کے زمانے کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل جس حکومت کے ماتحت رہتے تھے۔ اس حکومت کا مالک اور بادشاہ فرعون تھا۔ جو کہ مشہور بادشاہ گذرا ہے۔ اس کے سرداروں نے جو اس کے تخت اور حکومت کے رکن اور بڑے بڑے سردار تھے۔ انہوں نے اس کو کہا۔ اتذر موسےٰ وقومہ لیفسدوا فی الارض ویذرک والھتک۔ کہ کیا تو نے موسےٰ اور اس کی قوم کو اس لئے آزادی دے رکھی ہے۔ کہ وہ فساد کریں۔ اور جو تیرا دین ہے۔ اس کو چھوڑ دیں۔ تو نے ایسے لوگوں کو کیوں آزادی دے رکھی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ فساد کرتے ہیں۔ اور تیرے دین کو بگاڑتے اور آبائی مذہب کو چھوڑتے ہیں۔ فرعون کے دل پر ان سرداروں کی بات نے اثر کیا۔ اور فرعون نے جواب دیا۔ سنقتل ابنائھم ونستحیی نسائھم وانا فوقھم قاھرون کہ ہم ان کے مردوں کو قتل کر ڈالیں گے۔ اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیں گے۔ اور یہ حقیر اور ذلیل لوگ ہیں۔ ہمارے مقابلہ میں کچھ حیثیت اور طاقت نہیں رکھتے۔ ہم زبردست اور طاقتور ہیں۔ یہ غریب اور ناچیز ہیں۔ نہایت تکبر سے اس نے یہ باتیں کہیں۔ اور صرف کہیں نہیں۔ بلکہ بنی اسرائیل کو مارنا اور قتل کرنا شروع کر دیا۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہم پر بھی موسےٰ کا سا زمانہ افغانستان میں آ رہا ہے۔ یہ امیر جو اس وقت تخت کابل پر ہے۔ اس نے شروع شروع میں احمدی جماعت کو اپنی آزاد خیالی کی وجہ سے ایک حد تک آزادی دی تھی۔ اور یہ یقین دلایا تھا۔ کہ ہر شخص جو دین چاہے۔ اختیار کرے۔ وہ آزاد ہے۔ مگر اس کی رعیت کے علماء اور بڑے بڑے لوگ جن کا ملک پر بڑا اثر تھا۔ ان کو امیر کی یہ بات پسند نہ آئی۔ اور انہوں نے امیر کو کہا۔ کہ ان احمدیوں کو تو نے اس لئے آزادی دی ہے۔ کہ تا وہ لوگوں کو مرتد کرتے پھریں۔ اور صرف کہا ہی نہیں۔ بلکہ ملک کے اس حصے میں جہاں احمدیوں کا زیادہ زور تھا۔ ایک فساد کھڑا کر دیا۔ تب امیر نے ان سے ڈر کر۔ اور ان کو خوش کرنے کیلئے کہا کہ میں بجائے ان کو آزادی دینے کے ان کے مردوں کو چن چن کر قتل کروں گا۔ اور یہ صرف کہا ہی نہیں۔ بلکہ ان کو خوش کرنے کے لئے عملاً احمدیوں کو قتل کرنا بھی شروع کر دیا۔ چنانچہ مولوی نعمت اللہ خانصاحب کو اس نے نہایت بیدردی کے ساتھ سنگسار کرا دیا۔ پھر جب بغاوت فرو ہوئی۔ اور باغیوں کے لیڈر اس کے پاس گرفتار کر کے لائے گئے۔ تو ان کی ضیافت کے لئے دو اور بکریاں اس نے ذبح کرائیں۔ اور اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ ارد گرد کے مضافات سے احمدیوں کو تلاش کر کر کے تیس اور بکریوں کا ریوڑ ذبح کرنے کے لئے اس نے تیار کیا ہے۔ پس یاتی علیک زمن کمثل زمن موسےٰ کے مطابق زمانہ ہماری جماعت پر افغانستان میں آ گیا ہے۔ اور وہ سلطنت فرعون کی طرح احمدی بنی اسرائیل پر ظلم کر رہی ہے۔ حضرت موسےٰ نے اس وقت اپنی قوم سے کہا۔ جب ان کی یہ حالت ہوئی۔ کہ فرعون ان کے مردوں کو قتل کرتا تھا اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑتا تھا۔ جیسا کہ یہ ہمارے بھائی جو ابھی شہید کئے گئے ہیں۔ ان کی بیویوں کو بیوہ کیا گیا۔ اور ان کے بچوں کو یتیم کر دیا گیا۔ موسےٰ نے اس وقت اپنی قوم کو یہی کہا۔ استعینوا باللّٰہ واصبروا۔ کہ فرعون اور اس کی قوم کے مقابلہ کی ہم طاقت نہیں رکھتے۔ ایسے وقت میں خدا کے سوا ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ اس لئے تم خدا تعالےٰ سے مدد کے لئے دعائیں کرو۔ اور اس کے ظلم پر صبر کرو۔ یہی حال اسوقت افغانستان میں ہمارا ہو رہا ہے۔ اوروں کے تو دنیا میں مددگار بھی ہیں۔ مگر جس قوم کا کوئی اور مددگار دنیا میں نہیں وہ اس وقت صرف احمدی قوم ہے۔ اس بے کس اور بے بس جماعت کا نہ صرف یہ کہ مددگار کوئی نہیں۔ بلکہ سب اس کے دشمن ہیں۔ اسلئے ہمارا مددگار بھی صرف ایک ہی ہے۔ جس کا نام اللہ ہے۔ ہم میں یہ طاقت نہیں۔ کہ ہم کابل کا مقابلہ کر سکیں۔ نہ قانون ہمیں مقابلہ کی اجازت دیتا ہے۔ اور نہ ہماری تعلیم ہمیں اس امر کی اجازت دیتی ہے۔ کہ جیسے لوگ مخفی طور پر قتل و فساد کی کارروائیاں کرتے ہیں۔ ہم بھی کوئی ایسی بد اخلاقی کر سکیں۔ اس لئے اسوقت ہماری توجہ بھی خدا تعالےٰ کے سوا کسی دوسری طرف نہیں جا سکتی۔ وہی ہماری مدد کر سکتا ہے۔ اور وہی ہمارے بھائیوں کو اس مصیبت سے نجات دلا سکتا ہے۔ موسےٰ نے بھی اپنی قوم کو یہی کہا تھا۔ کہ یہ مصیبت اور ابتلاء ہے۔ اس کے لئے خدا سے مدد مانگو۔ اور صبر سے کام لو۔ پس ہمیں بھی اس نازک گھڑی کے وقت خدا تعالےٰ سے یہی دعائیں مانگنی چاہئیں۔ کہ وہ ہماری مصیبت کو دور کرے۔ اور ہمارے بھائیوں کو صبر اور استقلال کی توفیق عطا فرماوے (آمین) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بھی تبدیل آب و ہوا کے لئے باہر تشریف لے جانے سے پہلے اس دن یہی فرما گئے تھے۔ کہ اس مصیبت اور ابتلاء کے وقت میں یہی ایک علاج ہے۔ کہ ہم اللہ تعالےٰ سے دعائیں مانگیں۔ کیونکہ کوئی زمینی ذریعہ ہمارے پاس نجات اور کامیابی کا نہیں۔ صرف خدا ہی ہے جو اس وقت ہماری مصیبت کو دور کر سکتا ہے۔ اس لئے اسی سے دعائیں کرو۔ کہ وہ ہمارے بھائیوں کی مدد کرے۔ اس کے بغیر ہماری فتح اور کامیابی کی کوئی راہ نہیں۔ یہی بات ہمیں ہمیشہ حضرت خلیفہ اول نے کہی۔ اور یہی بات ہمیشہ حضرت مسیح موعود ہمیں فرماتے رہے۔ کوئی قوم نہیں۔ جو اس وقت ہماری مددگار ہو۔ پس اس وقت جب کہ کابل میں ہمارے بھائیوں کو چن چن کر پکڑا جا رہا ہے۔ خدا تعالےٰ سے ہمیں دعا کرنی چاہئیے۔ کہ وہ انکی مدد فرمائے۔ اور ان کو استقامت عطا فرماوے۔ اور ہماری کامیابی کی کوئی راہ پیدا کرے۔ گویا اس وقت ہماری یہ دعا ہونی چاہئیے۔ ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین۔ حضرت مسیح موعود نے بھی فرمایا ہے۔

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است

زیر او گنج کرم بنہادہ است

یہ تکلیفیں جو خدا کی جماعتوں پر آتی ہیں۔ ان مصیبتوں کے اندر ان کے لئے انعام الٰہی مخفی ہوتے ہیں۔ چنانچہ موسےٰ کے وقت جب فرعون کی طرف سے بنی اسرائیل پر ایسے شدید ظلم کئے گئے ساتھ ہی یہ انعام بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے کیا گیا۔ ان الارض للّٰہ یورثھا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین۔ کہ صبر کرو۔ اور خدا سے مدد مانگو۔ زمین کا مالک فرعون اور اس کے سردار نہیں ہیں۔ جس میں اللہ تعالےٰ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ اس وقت تو تم کو فرعون اور اس کے سردار ذلیل اور حقیر سمجھ کر تم کو قتل کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ بنی اسرائیل کی قوم کو ہی مٹا دیا جائے (کیونکہ جس قوم کے مرد مار دیئے جائیں۔ وہ قوم کس طرح قائم رہ سکتی ہے۔) لیکن ہم ان کو ہلاک کر کے تم کو زمین کا وارث بنا دینگے۔ یہ حالات جو خدا تعالےٰ نے فرعون اور اس کی قوم کے قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں۔ تو یہ بطور قصہ یا کہانی کے نہیں بیان فرمائے۔ بلکہ اس لئے بیان فرمائے ہیں۔ کہ مسلمانوں پر بھی ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ ان میں سے ایک فرعون بن کر مسلمان بنی اسرائیل پر ظلم کریگا۔ اور پھر ان کا بھی وہی حال ہوگا۔ جو فرعون اور اس کی قوم کا ہوا اور مظلوموں کی اس وقت بھی خدا تعالےٰ اسی طرح مدد کریگا۔ جس طرح کہ بنی اسرائیل کی اس نے مدد کی۔ یہ سچائیاں ہیں۔ اور ہمیں کامل یقین ہے۔ کہ خدا

کابل میں احمدیوں کی سنگساری پر معزز معاصرین کے آراء

افغانستان کا وحشیانہ فعل

ہمعصر ریاست دہلی لکھتا ہے۔ "افغان گورنمنٹ کا یہ وحشیانہ فعل جو موجودہ زمانہ میں اس قدر قابل نفرت ہے۔ کہ جس کے خلاف مہذب ممالک جتنا بھی صدائے احتجاج بلند کریں۔ کم ہے اور یقیناً امیر افغانستان کے غیر مذاہب کے ساتھ کئے گئے اس سلوک نے دنیا پر یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ گو افغانستان اس زمانہ میں مہذب ہونے کا مدعی ہے۔ مگر فی الحقیقت وہ اس درندگی سے محروم نہیں ہوا۔ جو اسے ہزار ہا سال سے اپنے بادشاہوں سے وراثت میں ملتی آئی ہے"۔

دنیا میں کسی شخص کا مذہبی عقائد کی صورت میں حکومت کی طرف سے ظلم کیا جانا۔ اور بے رحمی کے ساتھ قتل کیا جانا باعث شہادت ہوا کرتا ہے۔ اور بلا شبہ نعمت اللہ اور اس کے دو شجاع اور بہادر قادیانی بھی شہید کہلائے جانے کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنے عقائد کے مقابلہ پر دنیاوی لالچ اور راحت و آرام کی پرواہ نہ کی۔ اور اپنے فانی جسم کو پتھروں۔ اینٹوں۔ اور دوسری بے جان چیزوں کے حوالہ کر دیا۔ ع

ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

ہم جہاں افغان حکومت کے اس ظالمانہ فعل کے خلاف نفرت اور انتہائی حقارت کا اظہار کرتے ہیں۔ وہاں ان شہدا کے خاندان اور قادیانی فرقہ کے تمام لوگوں کو مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے اپنے عقائد پر مضبوط رہ کر دنیا میں ظاہر کر دیا۔ کہ ہندوستان اب بھی اپنے عقائد کے مقابلہ پر بڑی مصیبت کو لبیک کہنے کے لئے تیار ہے"۔

افغانستان کی سفاکی پر اظہار نفرت

انجمن احمدیہ کا ریزولیوشن

(۱) ہم نہایت رنج و افسوس کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ کہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ افغان گورنمنٹ نے آزادیٔ مذہب کا اعلان کرنے اور حریت ضمیر کا وعدہ دینے کے بعد ہمارے محترم بھائی نعمت اللہ خانصاحب کو محض احمدیت کی وجہ سے سنگسار کیا۔ اور ان سے پہلے صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب و عبد الرحمٰن صاحب بھی اسی طرح جان بحق ہوئے تھے۔ مگر ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہی۔ جب ہم آج سنتے ہیں۔ کہ دو اور احمدیوں کو کابل میں صرف مذہبی اختلاف کی وجہ سے سنگسار کیا گیا ہے۔ اس دلسوز خبر نے جہاں ہمارے احساسات کو زخمی اور دل کو مغموم کیا ہے۔ وہاں افغان گورنمنٹ کے سفاکانہ رویہ اور انتہائی جور و ستم کے خلاف ایک دفعہ اور صدائے احتجاج بلند کرنے کا جوش دلایا ہے۔ ہم حکومت کابل کے اس مکروہ اور خلاف انسانی فعل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہوئے تمام مہذب دنیا سے اظہار نفرت کی اپیل کرتے ہیں۔

خاکسار عطا محمد سیکرٹری انجمن احمدیہ۔ جہلم

جماعت احمدیہ ملتان کے ریزولیوشنز

(۱) جماعت احمدیہ ملتان اپنے ہر دو جانثار مولوی عبد الحلیم صاحب و حافظ نور علی صاحب شہدا کے لئے جن کی کابل میں سنگساری کی خبر حال ہی میں پہونچی ہے۔ نہایت ہی دردمندانہ دل سے اظہار غم و افسوس کرتی ہے۔ اور اس جلیل القدر قربانی کو جو دین کی عظمت کو قائم رکھنے میں کی گئی ہے۔ قابل فخر اور ہمیشہ تازہ اور قائم رہنے والی یادگار یقین کرتی ہے۔

(۲) حکومت کابل کے اس فعل کو جو نہایت ہی سنگدلی اور شقاوت کا ظالمانہ ثبوت ہے۔ خلاف احکام قرآن مجید و سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سمجھتی ہے۔ اور امیر کابل متنفقار کو یقین دلاتی ہے۔ کہ یہ تشدد اور ظلم کبھی حق کو مٹا نہیں سکتے۔ اور نہ ہی اس کے رستے میں روک پیدا کر سکتے ہیں۔

(۳) ہمیں یہ معلوم کر کے کہ اب بھی تین احمدی بھائی کابل کے جیلخانہ میں زیر حراست ہیں۔ مزید صدمہ پہنچا ہے۔ جس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کے حضور التجا کرتے ہیں۔ کہ وہ ان مظلوم ہستیوں کا آپ محافظ ہو۔ اور اگر کابل کی سنگلاخ زمین احمدی خون کے قطروں سے سلسلہ احمدیہ میں جذب ہونی مقدر ہو چکی ہے۔ تو پھر ان سب کو تقویت ایمان بخش کر ثابت قدمی عطا فرماوے۔

(۴) اس ایمان کو تازہ و مستحکم رکھنے کے لئے ہم میں سے ہر ایک فرد بتائید الٰہی بموجب فرمان اعلےٰ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اپنے اقرار بیعت میں انشاء اللہ تعالےٰ ہر وقت تیار اور ثابت قدم رہے گا۔

خاکسار مرزا احمد اشرف بیگ جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ ملتان)

انجمن احمدیہ کراچی کا تار بنام الفضل

انجمن احمدیہ کراچی نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن متعلق شہیدین کابل پاس کیا ہے۔

انجمن احمدیہ کراچی گورنمنٹ کابل کے اس وحشیانہ فعل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔ جس کا ارتکاب اس حکومت نے دو مزید احمدیوں کو محض مذہبی اختلاف کی بنا پر سنگسار کرانے سے کیا ہے۔ باوجود غمزدہ ہونے کے ہم اطمینان رکھتے ہیں۔ کہ شہیدوں کا خون ایک مذہبی بیج ہے۔ اور خوشی و غمی کے مخلوط جذبات رکھتے ہوئے۔ ہم امیر کے اس فعل کو سخت نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ امیر کا یہ فعل ہمارے نزدیک نہ صرف اسلام کے اعلےٰ نام پر بلکہ انسانیت پر بھی بدنما دھبہ ہے۔ کیونکہ تہذیب تو ہم پرستی کو روا نہیں رکھ سکتی۔ یہ حادثہ نہایت جانکاہ اور بے رحمانہ ہے۔

ہم اس لعنت پر جو کہ امیر کے لئے تاریخ محفوظ رکھے گی امیر کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں۔ کیا ہم امید رکھیں گے۔ کہ حکومت افغانیہ آئندہ اصلاح کرے گی۔ اور باقی احمدیوں کی جان لینے سے احتراز کرے گی۔ (سکرٹری جماعت احمدیہ کراچی)

کابل میں احمدیوں کی سنگساری کا معاملہ مسلم لیگ میں

الہ آباد ۲۳ر فروری۔ آج پراونشل مسلم لیگ کی کارروائی شروع ہونے سے پیشتر آنریبل مسٹر رضا علی علیگ نے احمدیہ جماعت کے سکرٹری کا ارسال کردہ تار پڑھا۔ جس میں ان دو احمدیوں کا ذکر کیا گیا تھا۔ جن کو حال ہی میں کابل میں سنگسار کیا گیا تھا۔ نیز یہ بھی بیان کیا گیا تھا۔ کہ پرائیویٹ طور پر اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ تقریباً تین اور احمدی اس وقت کابل میں حوالات میں بند ہیں۔ اور اس قسم کے وحشیانہ حکم سزائے موت کے منتظر ہیں۔ اور یہ درخواست کی گئی تھی۔ کہ افغان گورنمنٹ کو یہ احساس دلایا جائے۔ کہ بیرونی اسلامی دنیا ان کے ان مکروہ افعال کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور امیر کابل کی خدمت میں مسلم جماعت کی طرف سے متفقہ پروٹسٹ کیا جائے۔ تھوڑی دیر تک اس تار پر بحث و مباحثہ ہوتا رہا۔ اور آخر کار سید علی نبی صدر لیگ نے اس بحث کو بے ضابطہ قرار دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ معاملہ ایک ایسا معاملہ ہے۔ جس کو آل انڈیا مسلم لیگ کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہیئے۔ پراونشل کانفرنس اس پر غور نہیں کر سکیں۔

جماعت احمدیہ پونڈہ کا ریزولیوشن

ہم احمدیان قصبہ پونڈہ ضلع سیالکوٹ اس خبر کو سن کر کہ حکومت افغانستان نے پھر دو احمدیوں کو صرف مذہبی اختلاف کی وجہ سے سنگسار کر دیا ہے۔ نہایت متاسف ہوئے ہیں۔ اور حکومت افغانستان کے اس ظالمانہ اور کمینہ فعل پر اظہار ملامت کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ اسلام کے سخت خلاف ہے۔ اور شریعت اسلام کو سخت بدنام کرنیوالا فعل شنیع ہے۔ حکومت افغانستان احمدیت کی روز افزوں ترقی کو ایسی گری ہوئی حرکات سے ہرگز نہیں روک سکتی۔ وہ ہر ایک احمدی کو اس شاہراہ [illegible]